309/23/12/11

Scholar's Name : Eqbal Ahmad

Supervisor's Name : Prof. Wajeehuddin Shehpar Rasool

Topic : Zard Sahafat ek Taqabuli Mutala Delhi key Urdu, Hindi, Angrezi Roznamo key Hawalay Sey (2001- 2005)

Deptt. of Urdu, J.M.I, New Delhi.

صحافت کے پیشے کو معتبر اور سنجیدہ طبقے نے ہمیشہ عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس کی گونا گوں خوبیوں کی بنا پر سماج نے اس پیشے پر ہمیشہ بھروسہ کیا ہے۔

بقول سید اقبال قادری:

''صحافت جدید وسائل کے ذریعہ عوامی معلومات، رائے عامہ، اور عوامی تفریحات کی باضابطہ اور مستند اشاعت کا فریضہ ادا کرتی ہے۔''

صحافت یعنی اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی خبر یا الکٹرونک میڈیا کے ذریعے دکھایا جانے والا پروگرام، Information, Education & Entertainment پر مبنی ہوتا ہے۔ یعنی صحافت کا اصل فریضہ ہے عوام میں بیداری کے لیے ایسی نئی معلومات کو یکجا کر کے سامنے لانا جو سماج کے واسطے فائدمند ہو۔ علاوہ ازیں صحافتی مضامین اور اداریوں کے ذریعہ عوام کی ذہن سازی کرنا، انہیں اچھی باتوں کی ترغیب دینا اور فرسودہ نیز پیش پا افتادہ اشیا و اعمال سے دور رکھنا۔ مذکورہ دونوں باتوں کے ہمراہ سماج کے مختلف طبقوں اور گروپوں کے رجحان کے مطابق صحت مند تفریحی مضامین یا سامعین کے لیے معیاری پروگراموں کی ترسیل کرنا جس سے لوگ لطف اندوز ہوسکیں دراصل یہی مثبت صحافت کی علامت ہے۔

مندرجہ بالا باتوں کو مدنظر رکھیں تو موجودہ صحافتی طریقۂ کار بالکل ہی مختلف دکھائی دیتا ہے۔ اس کی خاص وجہ Commercialisation ہے جہاں ہر عمل کے پیچھے آمدنی کا ذریعہ یا فائدے کو سامنے رکھا جاتا ہے۔

آج کی صحافت گذشتہ دور سے کئی سطحوں پر مختلف ہے۔ موجودہ ترقی یافتہ اور مقابلہ جاتی دور میں الکٹرانک میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا سبھی کو اپنے وجود کا خطرہ لاحق ہے۔ اپنے وجود کی بقا کے لیے یہ طرح طرح کے ہتھکنڈے اپناتے ہیں۔ خواہ وہ صحافت کی اخلاقیات کے برعکس ہی کیوں نہ ہوں۔ میڈیا کے کچھ اصول ہیں اور قانونی طور پر اسے آزادیٔ رائے کا حق بھی حاصل ہے لیکن اس کی حد بھی متعین کی گئی ہے۔

موجودہ دور میں بامقصد اور صحت مند صحافت کا فقدان دکھائی دیتا ہے اور اس کی جگہ زرد صحافت روز بہ روز اپنا دامن

وسیع کرتی جارہی ہے۔زرد صحافت کی تعریف مختصراًیوں بیان کی جاسکتی ہے۔'ایسی خبریں مضامین، سرخیاں، اداریے یا تصویریں یعنی ایسی صحافت جو سچائی پر مبنی نہ ہو یا جان بوجھ کر کسی فرد، قوم، ملک، مذہب یا کسی تنظیم کو نقصان پہچانے یا ان کے جذبات کو مجروح کرنے کی غرض سے منظرِ عام پر لائی گئی ہو، جس سے قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہو اور جس کے ذریعہ تعصب، جانبداری، دروغ اور پیسے کمانے کی ہوس پر اخلاق کو قربان کردیا گیا ہوتو اسے زرد صحافت کہیں گے۔

مقالہ ''زرد صحافت ایک تقابلی مطالعہ'' کو دہلی کے اہم روزناموں کے حوالے سے چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب زرد صحافت کی تعریف، تاریخ، عصری منظرنامے اور آئین کے تناظر میں زرد صحافت کی کیفیت و ماہیت سے متعلق مضامین پر مشتمل ہے۔

دوسرے باب میں ''زرد صحافت کے سماج پر اثرات'' میں پانچ ضمنی عنوانات شامل ہیں جن کو فرقہ واریت، فحاشی کا فروغ، جرائم، نسلی علاقائی وطبقاتی امتیازات اور سیاست/الیکشن وغیرہ کی شکل میں درج کیا گیا ہے۔

تیسرے باب کے عنوان کو''زرد صحافت اور ہندوستانی ادب وتہذیب'' سے منسوب کیا گیا ہے۔اس میں 7 ذیلی عنوانات بھی شامل کئے گئے ہیں جو ادب (مضامین وفیچر)، فیچر فلم وڈاکومنٹری، ٹیلی ویژن (سیریل/انٹرٹینمنٹ)، انٹرنیٹ /سائبر کرائم، ثقافت گلیمر وفیشن، اشتہارات اور اسپورٹس پر مبنی ہیں۔

چوتھے باب میں ''عالمی مسائل اور زرد صحافت'' کے موضوع پر کے تحت جو ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں وہ اس طرح ہیں۔ دہشت گردی اور جنگ، نسل پرستی، مشرق ومغرب کا امتیاز/تضاد، فیشن پرستی اور جنسی بے راہ روی نیز اقتصادی معاملات وغیرہ۔ان تمام موضوعات کو عالمی پس منظر میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔

مقالے کے پانچویں باب کا موضوع ''زرد صحافت اور پریس انتظامیہ'' ہے۔جس میں مضامین کی اشاعت سے متعلق اخبار کی پالیسی/نظریہ، سیاسی وغیر سیاسی تنظیم، تحریک/مشن، نیوز روم/ذرائع/ادارت اور انتظامیہ/مالکان وغیرہ پر گفتگو کی گئی ہے۔مذکورہ تمام ضمنی عنوانات کا کسی نہ کسی سطح پر زرد صحافت سے تعلق ضرور ہوتا ہے۔

چھٹے باب میں ۹ سوالات پر مشتمل سوالنامے کے ذریعے تقریباً ۱۰۰ افراد کی مختلف آراء کی بنیاد پر ایک Qualitative سروے کیا گیا ہے جو متعلقہ موضوع کے متعدد مضمرات کو واشگاف کرتا ہے۔علاوہ ازیں چند صحافیوں اور بعض مدیران سے بھی اس سلسلے میں آراء طلب کی گئی ہیں جو زرد صحافت اور صحافت کے موجودہ طریق پر روشنی ڈالتی ہیں۔زرد صحافت دراصل ایسا موضوع ہے جس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ سیاہی اپنے ساتھ ساتھ سفیدی کے وجود پر بھی اصرار کرتی ہے۔البتہ یہ بات الگ ہے کہ سیاہی یا تیرگی کا دشتِ جاں کو سر کر لینا یقیناً مثبت انسانی اقدار کے منافی ہے اور انسانی سماج اس کو ہمیشہ ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا رہے گا۔